OPEN ACCESS
SUJRIS
﴾ Swat University Journal of Religious & Islamic Studies ﴿
ISSN: 2959-5509
www.sujris.uswat.edu.pk

SUJRIS
Vol.:2, Issue: 2, Jul - Dec 2024 PP: 36-45

بائیو ٹیکنالوجی کی جدت کے راہنما اصول اور اس کے عملی اطلاقات: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

The leading principles on the innovation of Biotechnology and its applications in the light of Seerah

Dr. Gulzar Ali,
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan
Email: gulzar@awkum.edu.pk

Dr. Muhammad Ayub Anwar
Assistant at Dar-ul-Ifta (Fatwa Centre), Dar-ul-Uloom Ashab-ul-Suffah, Mardan, Columnist.
Email: mayub7097@gmail.com

Dr. Muhammad Zakariya,
Lecturer, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan
Email: zakariya336@awkum.edu.pk

Abstract

The Prophet (SAW) Seerah is the Quran in practice. Like the Quran, it guides all realm of knowledge. Scholars have explored the Seerah from diverse angles-and still do-to extract solutions for today's modern problems, including ethical rules and principles for science and specially in Biotech advances. These principles are vital for modern for modern sciences, offering a moral grounding. The paper explores four pivotal themes from the Seerah as a foundation for deriving ethical guidelines and principles in biotechnological innovation. Five principles per theme each of four Seerah based themes yields. Approximately five actionable guidelines including moral biotech ethics (e.g., moral boundaries in genetic engineering etc.) This paper bridges the gap between empirical science and Islamic Principles by grounding innovation in the Prophet (SAW) timeless examples. Emplyes inductive research methodology, systematically extracting principles from primary sources of Seerah. Summarizes findings with eight key outcomes, blending theological insights with practical recommendations for policy makers and scientists. While the research results Highlight biotechnology's transformative role in the field like medicine and genetics.

Keywords: *biotechnology, Seerah, principles.*

CC BY

تعارف:

بائیو ٹیکنالوجی سائنسی علوم کی ایک اہم شاخ ہے۔اس میں جانداروں ،مائیکرو جنزمز اور ان کے اجزاء یعنی جینیاتی مواد (ڈی این اے) کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ بائیو ٹیکنالوجی حیاتیات ،انجینئرنگ، کیمیا اور کمپوٹر سائنس جیسے سائنسی علوم کے امتزاج سے بنا ہے۔ گویا بائیو ٹیکنالوجی میں بیک وقت کئی سائنسی علوم کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

بائیو ٹیکنالوجی کا مفہوم اور اقسام

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق بائیو ٹیکنالوجی کا تعارف یوں کرتا ہے:

Biotechnology the use of biology to solves problems and make useful products. The most Prominent area of biotechnology is the production of therapeutic proteins and other drugs through genetic engineering[1].

ترجمہ: مفید اور کارآمد پیداوار کے حصول کے لئے اور بائیولوجی کے شعبہ میں مشکلات کو حل کرنے کے لئے بائیو ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بائیو ٹیکنالوجی کا ایک مستقل شعبہ یہ ہے کہ جینیاتی انجینئرنگ کی مدد سے صحت بخش پروٹین اور دوسرے ادویات کی پیداوار کی جائے۔

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کی یہ وضاحت بائیو ٹیکنالوجی کے استعمال پر روشنی ڈالتی ہے لیکن بائیو ٹیکنالوجی کا جامع مفہوم متعین نہیں کرتا۔ کمبل ڈبلیو رابسن نے بائیو ٹیکنالوجی کی تعریف یوں کی ہے:

"یہ ایک ایسا شعبہ ہے جو جانداروں یا ان کے اجزاء کو استعمال کرتے ہوئے مصنوعات یا خدمات تیار کرنے پر مبنی ہے۔ بائیو ٹیکنالوجی میں جینیاتی انجینئرنگ، خلیاتی انجینئرنگ، مائیکرو بیالوجی، حیاتیاتی کیمیا،مالیکیولر بائیولوجی جیسے اہم سائنسی شعبوں کا مرکب ہیں[2]"۔

بائیو ٹیکنالوجی میں ہم کئی اہم سائنسی مباحث زیر بحث لاتے ہیں مثلاً:

خلیاتی بائیو ٹیکنالوجی(Cellular Biotechnology) میں خلیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو خلیاتی کثرت، خلیاتی کٹائی اور خلیاتی انجینئرنگ کے ذیل میں آتا ہے۔

جینیاتی انجینئرنگ(Genetic Engineering) میں نئے اور بہتر یا مخصوص صلاحیتوں کے حامل جاندار تیار کرنے کی غرض سے جیناتی مواد کی تبدیلی کی جاتی ہے۔اس کا مقصد بیماریوں کے خلاف مزاحمت یا پیداوار کی بڑھوتری ہے۔

مالیکیولر بائیو ٹیکنالوجی(Molecular Biology) میں جینیاتی مواد کی ساخت،افعال، خصوصیات اور تعاملات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مالیکیولر بائیو ٹیکنالوجی کی بدولت ہم جینیاتی انجینئرنگ کا استعمال اچھی طرح کر سکتے ہیں۔

مائیکرو بائیو لوجی (Microbiology) میں ہم مائیکرو جنزمز کا مطالعہ کرتے ہیں جس میں Bio-Synthesis, Bio-Degradation اور بیماریوں کی تشخیص کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ اور بھی کئی مباحث بائیو ٹیکنالوجی میں زیر بحث آتے ہیں لیکن ہم اس سے صرف نظر کرتے ہیں۔

بائیو ٹیکنالوجی قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے۔زمانہ قدیم سے لوگ بائیو ٹیکنالوجی کے روایتی طریقوں کو اپناتے تھے۔ خمیری روٹی کی تیاری، دودھ کی حفاظت کے لئے قدیم طریقے، دہی اور پنیر کی مخصوص انداز میں تیاری وغیرہ جیسے امور قدیم انسانی تاریخ میں ملتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ زمانہ قدیم میں بائیو ٹیکنالوجی فطری بنیادی پر استوار تھی اور آج اس کا تعلق

صنعت، انجینئرنگ اور دوسرے سائنسی علوم سے امتزاج کی بناء پر ایک پیچیدہ تکنیکی عمل بن گیا ہے۔ موجودہ " بائیو ٹیکنالوجی" کا اصطلاح ۱۹۷۶ء میں رابرٹ اے سوانسن اور رابرٹ ڈبلیو بائر نے باقاعدہ طور پر بائیو ٹیک صنعت کا آغاز کیا جس کا مقصد طبّی اور ماحولیاتی شعبہ کی پیداوار جینیاتی انجینئرنگ پر رکھنا تھا[3]۔

چند اُصولی باتیں:

بائیو ٹیکنالوجی کی جدت کے متعلق راہنما اصول اور اس کے عملی اطلاقات سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں جائزہ لینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ موضوع سے متعلق چند اصولی باتیں عرض کی جائے۔

اَولًا: قرآن کریم دینی علوم اور اَحکام کا ابدی سرچشمہ ہے۔ قرآن کریم کا اندازِ بیان علوم وفنون کے سلسلے میں جزئیات اور فروع کے بجائے اُصولی اور کلیاتی ہیں۔ اَحادیث اور سیرت النبی ﷺ قرآن کی علمی اور عملی تفسیر ہے۔

ثانیاً: قرآن مجید میں مختلف علوم ہیں؛ اس میں تاریخ، عسکریات اور سائنس مثلاً علم نباتات، علم ہیئت وفلکیات، علم جنس، علم جنین اور علمِ طب۔ عہد نبوی میں علوم وفنون زیادہ نہیں تھے لیکن جو علوم وفنون تھے وہ ترقی پذیر تھے[4]۔

ثالثاً: بائیو ٹیکنالوجی قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ جو روایتی طور طریقوں پر مبنی تھا۔ ظاہر ہے کہ عہد نبوی میں اس کا استعمال بھی روایتی انداز میں ہوتا تھا۔ ہاں عہد نبوی میں ہم اس بائیو ٹیکنالوجی کے استعمال کی روایتی انداز کے بجائے بہتر سے بہتر روایتی اور غیر روایتی انداز اور طریقوں کی متعلق سراغ رسائی کر سکتے ہیں۔

رابعاً: عہد نبوی ﷺ میں سائنسی علوم خصوصاً بائیو ٹیکنالوجی کے متعلق ہمیں جو راہنمائی ملتی ہے اور ان سے بائیو ٹیکنالوجی کے ذیل میں جو اطلاقی اصول کی نشاندہی ہوتی ہے اس کو یہاں پیش کرنے کا غرض ومقصد ہے۔

بحث اول: جینیاتی مطالعہ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں:

بائیو ٹیکنالوجی کی اس اہم پیش رفت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں سیرت الرسول ﷺ سے بھی اس کی مثال ملتی ہے مثلًا:

> عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ وَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ[5]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اَعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میری بیوی کے ہاں کالا لڑکا پیدا ہوا ہے جسے میں اپنا نہیں سمجھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "تمہارے پاس اُونٹ ہیں؟" انہوں نے کہا: ہیں۔ دریافت فرمایا: "ان کے رنگ کیسے ہیں؟" کہا کہ سرخ ہیں۔ پوچھا: "ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟" انہوں نے کہا: ہاں ان میں خاکی بھی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے پوچھا: "پھر کس طرح تم سمجھتے ہو کہ اس رنگ کا پیدا ہوا؟" انہوں نے کہا: یارسول اللہ! کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ممکن ہے اس بچے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو"۔ اور آپ ﷺ نے ان کو بچے کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

راہنما اصول اور عملی اطلاقات:

اعرابی اپنے بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کے بارے میں متردّد تھا اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنا تردد پیش کر کے آپ سے فتویٰ مانگا۔ آپ ﷺ نے آسان سائنسی انداز جواب کو اپنایا جس سے اعرابی کا تردد دفع ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ سائنسی علوم وفنون کے ماہرین کی آراء اس باب میں قابل استناد اور حجت کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس اعرابی کو سمجھایا بھی تو ماہرین کے آراء حجت ہونے کے باوجود قابلِ فہم ہو اس طرح کہ یہ تردد اور اشکال کو دفع کریں۔

اس سے یہ اصول بھی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ سائنسی تحقیقات شرعی احکام کے سلسلے میں قرینہ بن سکتا ہے۔ اور اس قرینہ پر احکام کا ترتب بھی جائز اور درست ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اعرابی کو بچے کی انکار کی اجازت نہیں دی ۔ موجودہ دور میں ڈی این اے کا ٹسٹ (جو خاص اسی مقصد کے لئے ہوتا ہے) شرعاً قابل حجت ہے۔

عہد حاضر میں جینیاتی مطالعہ اہم سائنسی علم اور اس کی اہمیت اس حدیث کے ذیل میں وارد ہے اور اس مطالعہ پر شرعی احکام کا دار ومدار بھی جائز ہے۔

یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی فرد میں جینیاتی مطالعہ کی رو سے باپ سے نسل میں جو جو خصوصیات منتقل ہوتی ہے ان میں رنگ بھی ہے، جس کا ذکر اس حدیث کے ذیل میں وارد ہے۔ رنگ کے علاوہ موروثی طور پر نسل کی طرف منتقل ہونے والی خصوصیات میں عادات، جسمانی ساخت، تعاملات اور دوسری اہم خصوصیات شامل ہیں۔

موروثی طور پر نسل کی طرف منتقل ہونے والی خصوصیات، عادات، جسمانی ساخت اور رنگ وغیرہ میں تبدیلی ممکن ہے جو جینیاتی مطالعہ کی رو سے بھی درست ہے۔ تو اس میں کسی قسم کا شک وشبہ کرنا سائنسی اور شرعی دونوں کے نزدیک درست نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور اعرابی کے مابین مکالمہ پر مشتمل مذکورہ بالا حدیث کے علاوہ بھی ایک اور حدیث کی طرف ہماری توجہ مبذول ہوتی ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے محبوب متبنّیٰ یعنی حضرت زید بن حارثہ اور اس کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کے متعلق حدیث کی کتابوں میں درج ہے۔ اور ہم نے جو اصول حدیث بالا سے وضع کئے اس کا عملی ثبوت بھی حدیث اسامہ رضی اللہ عنہ میں ہمیں ملتی ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

"دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ "

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے ہاں تشریف لائے دراں حالیکہ آپ ﷺ بہت خوش تھے۔ فرمایا: اے عائشہ! تم نے دیکھا نہیں، مجزز مدلجی آیا، اور اس نے اُسامہ اور زید کو دیکھا، دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے دونوں کے سروں کو ڈھک لیا تھا اور ان کے صرف پاؤں کھلے ہوئے تھے، تو اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

حدیث کی مختصر تشریح:

علامہ ابن دقیق العیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ رنگت کے لحاظ سے گورے تھے اور ان کی بیوی اور بیٹا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کالے تھے۔اور یہ دونوں حضرات آپ ﷺ کو بہت محبوب تھے۔اس وجہ سے مشرکین مکہ آپ ﷺ کو دکھ پہنچانے کے لئے حضرت زید اور اسامہ رضی اللہ عنہما کے نسب کے بارے میں طعن و تشنیع کیا کرتے تھے۔ تو ایک دن یہ دونوں باپ بیٹے اپنے سروں کو ڈھک کر سوئے ہوئے تھے اور ان کے صرف پاؤں کھلے تھے۔ مجزز مدلجی (جو مشہور قیافہ شناس تھے [7]) باہر سے آیا تھا اور ان کو اس طعن و تشنیع کے بارے معلوم نہ تھا۔ وہ ماہر تھا تو جب اس نے دونوں پاؤں کو ایک مرتبہ دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشرکین مکہ کے نزدیک مجزز مدلجی کی بات قابل استناد تھی۔تو اس کی شہادت سے مشرکین مکہ خاموش ہونے لگیں۔جس کی رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے [8]۔

راہنمااصول اور عملی اطلاقات:

اس حدیث پاک میں عملی طور پر آپ ﷺ کی جانب سے ثابت ہوتا ہے کہ قیافہ شناس کی بات اور رائے اس معاملہ میں درست ہے۔ قیافہ شناس عرب اس شخص کو کہتے تھے جو بچے کی نسب اپنے باپ کی جانب بتانے میں ماہر تھے اور ان کی رائے قابل استناد سمجھی جاتی تھی۔

جب قیافہ شناس کی بات محض اپنے تجربے کی بنیاد پر درست ہوسکتی ہے تو ڈین این اے ٹسٹ (DNA) کی بنیاد پر حاصل ہونے والی معلومات ضرور قابل استناد اور معتبر گردانئے جائے گی۔ ہاں امام شافعیؒ کے نزدیک اگر قیافہ شناس ایک سے زیادہ ہوں تو اس کی اعتباریت اور بھی بڑھ جائے گی [9]۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے ماحول میں قیافہ شناس (جو محض تجربے اور گمان کی بدولت رائے دیتے تھے) کی معتبریت اور اس کی استنادی حیثیت مسلم تھی۔ تو موجودہ جدید دور میں جینیاتی مطالعہ کی وسعت نے بہت سے اہم متنوع معلومات کی رسائی ہمیں بخش دی ہے تو اس بنیاد پر ان کی آراء ضرور قابل توجہ اور معتبر گردانی چاہئے۔

جس طرح موروثی طور پر جینز اور کروموسومز کی بنیاد پر نسل میں رنگت، جسمانی ساخت اور عادات میں تبدیلی ممکن ہے اسی طرح اگر ہم مصنوعی طور پر جینیاتی انجینئرنگ (Genetic Engineering) کے نتیجے میں جسمانی ساخت، رنگت اور عادات میں جینز اور کروموسوز کی بنیاد پر تبدیل لائے تو یہ بھی ممکن ہے تاہم اس کے لئے درجہ ذیل شرائط اور قواعد کا پاس رکھنا لازمی ہے۔

یہ تجربات اور تعاملات انسانوں کے بجائے حیوانات اور نباتات پر ہونی چاہئے۔ کیوں کہ انسان کی زندگی عزت اور تکریم کا مستحق ہے [10]۔

یہ عمل نیک نیتی پر مبنی ہو یعنی نیک اور اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے ہوں۔ "اَلْأُمُورُ بِمَقَاصِدِهَا [11]" مشہور قاعدہ کلیہ ہے کہ یعنی تمام امور مقصد کے تابع ہیں۔

انسانوں میں ایک مخصوص حد تک اس کی اجازت دی جاسکتی ہے تاکہ اس کے نتیجے میں فطری طور پر جینیاتی کوڈنگ (Genetic Coding) متاثر نہ ہوں۔ مثلاً بیماریوں کے روک تھام کے لئے ہوں یا بیماریوں کے خلاف زیادہ

مدافعت کی غرض سے ہوں۔

اس عمل کا مقصد نسل کے اندر محض اعلیٰ اور عمدہ نسل تیار کرنے سے گریز کیا جائے کیوں اس سے فطری جینیاتی کوڈنگ متاثر ہوسکتی ہے جو کہ جائز ہے کیوں کہ یہ تَغیِیر لِخَلقِ اللّٰہِ کے اندر داخل ہے[12]۔

دو متعارض احادیث کا حل

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اسی قسم کے قرینے کو کوئی شرعی حیثیت نہیں دی ہے اور نہ ہی اس پر شرعی حکم لگایا ہے۔اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کا لڑکا میرا ہے اور اس کو زمعہ سے لے لیں۔فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے ساتھ ملایا اور فرمایا: یہ میرا بھتیجا ہے، اور اس کی اطلاع مجھے میرے بھائی نے دی تھی۔تو عبد بن زمعہ نے کہا: نہیں یہ میرا بھائی ہے۔دونوں یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئیں اور تمام احوال بیان کئے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا بھائی ہے۔اس کے بعد فرمایا: بیٹا فراش اور بستر کے تابع ہے اور نافرمان کے لئے سنگ ہے۔اس کے بعد آپ ﷺ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اس سے پردہ کیا کر کیوں کہ یہ عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے[13]۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں لڑکے کی شباہت اپنے والد عتبہ کی بنیاد پر فیصلہ نہیں فرمایا بلکہ اس کو سرے سے نظر انداز کر دیا اور لڑکا عتبہ کے حوالے کر دیا۔علامہ ابن دقیق العید فرماتے ہیں کہ دراصل یہاں دو باتیں ہیں ۔فراش اس بات کا متقاضی ہے کہ لڑکا زمعہ کا ہوں اور شباہت اس کا متقاضہ ہے کہ لڑکا عتبہ کا ہو جائے۔تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں پر عمل فرمایا تو فراش کی وجہ سے لڑکا زمعہ کا قرار دے دیا۔اور شباہت (جو کہ حقیقت بھی ہے) کی وجہ سے لڑکا کے بارے میں اُم المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ان سے پردہ کیا کر۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ قاعدہ کلیہ ہے :"اَلوَلَدُ لِلفِراشِ وَلِلعَاھِرِ الحَجَرُ[14]" یعنی بیٹا فراش اور بستر کے تابع ہے اور نافرمان کے لئے سنگ ہے۔ثبوت النسب میں فقہاء کرام اس قاعدہ پر عمل پیرا ہے تاکہ نسب بھی ثابت ہو اور حد بھی واقع نہ ہو جائے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اصل حکم شرعی "اَلوَلَدُ لِلفِرَاشِ" والا ہے اور پردہ کا حکم شرعی حکم کے طور پر نہیں بلکہ احتیاط اور مصلحت کی بنا پر دیا گیا[15]۔

بحث دوم: کراس بریڈنگ(Crossbreeding)

اسی طرح ہائبر ڈائزیشن یا کراس بریڈنگ(Crossbreeding) بھی ایک حیاتیاتی عمل ہے جس میں دو مختلف نسلوں یا انواع کے جانوروں یا پودوں کو آپس ملا کر نئی نسل پیدا کی جاتی ہے۔جن کی خصوصیات میں سے نئی عمدہ افزئش، ہائبرڈ پیداوار اور جینیاتی تنوع قابل ذکر ہیں۔اس سلسلے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے راہنما اصول ملتے ہیں۔

"لَمَّا أَهْدَى صَاحِبُ أَيْلَةَ أَوْ فَرْوَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنْزَيْنَا الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ الْعِرَابِ لَجَاءَنَا مِثْلُ هَذِهِ فَقَالَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ[16]"

ترجمہ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ایلہ کے گورنر نے ایک سفید خچر رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کیا۔ تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ! اگر ہم اسی طرح عرب کے گھوڑوں پر بھی گدھے چڑھائے تو ہم اس طرح کے خچر حاصل کر سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو (نفع و نقصان) نہیں جانتے۔

راہنما اصول اور عملی اطلاقات:

علامہ مفتی سعید احمد پالن پوری لکھتے ہیں :اس حدیث پاک سے یہ ضابطہ معلوم ہوا کہ اگر کسی کے پاس اچھی اور عمدہ چیز ہو تو اس کو مزید اچھا میٹریل (خام مال وغیرہ) مہیا کر کرے عمدہ چیز بنانی چاہئیں۔ شاندار چیز سے نکمّی چیز چیز بنانا اس شخص کا کام ہے جو نفع و نقصان نہیں جانتا[17]۔

اس حدیث یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ جس کے پاس گھوڑی ہے اس کو چاہئے کہ گھوڑے سے ملائے تاکہ گھوڑا پیدا ہو سکے۔ گدھے سے ملا کر خچر پیدا کرنا (اعلیٰ سے نکما کی طرف جانا) عقل مندی کا کام نہیں ہے۔ ہاں اگر گدھی اور گھوڑے سے خچر پیدا ہوتا تو ایسا ضرور کرنا چاہئے مگر عملاً ایسا نہیں ہوتا۔

اس حدیث پاک کے ذیل میں خچر کے جواز اور عدم جواز پر بھی بحث فقہاء کرام اور محدثین نے کی ہے۔ تاہم جواز اور عدم جواز کے علاوہ اس میں کراس بریڈنگ کے حوالے سے مزید اشارے ملتے ہیں جس کی طرف علامہ مبارک پوری نے توجہ کی ہے، لکھتے ہیں :

"وَالسَّبَبُ فِيهِ قَطْعُ النَّسْلِ وَاسْتِبْدَالُ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَإِنَّ الْبَغْلَةَ لَا تَصْلُحُ لِلْكَرِّ وَالْفَرِّ وَلِذَلِكَ لَا سَهْمَ لَهُ فِي الْغَنِيمَةِ[18]"

یہ عمل اس وجہ سے ناپسندیدہ ہے کہ اولاً اس میں (گھوڑے جیسے اعلیٰ نسل) کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ثانیاً عمدہ کو چھوڑ کر نکما لینے پر ترجیح ہے کیوں کہ خچر میدان جنگ میں کسی قسم کے کام میں بھی نہیں آتا۔ مال غنیمت میں بھی اس کے لئے کوئی حصہ نہیں مقرر کیا گیا ہے۔

کراس بریڈنگ کے دوران ہمیشہ یہ اصول پیش نظر رہے کہ اعلیٰ اور عمدہ قسم کی چیز سامنے آئے نہ کہ نکما چیز یعنی نکمّے چیز سے اعلیٰ چیز کی طرف سفر کرنا بائیو ٹیکنالوجی کا مقصد ہو نہ کہ اس کے برعکس۔ اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو (نفع و نقصان) نہیں جانتے"۔

اعلیٰ اور عمدہ چیز تب ممکن ہے کہ جب اس چیز میں سابقہ چیز کے برخلاف بیماریوں کے خلاف زیادہ مدافعت ہو، اس میں غذائیت زیادہ ہو، عمدہ نسل کا حصول ہو، زیادہ انسانی آبادیوں کو زیادہ مقدار میں خوراک بہم پہنچانے کا مقصود ہو وغیرہ جیسے اہم امور اس کے پیش نظر ہو۔

اس عمل کا اطلاق مختلف جانوروں کے ساتھ ساتھ پودوں میں بھی ہو تاکہ پودوں میں بھی بہتر سے بہتر اور عمدہ نوع کے پودے وجود میں لایا جائے۔

خلاصہ

حاصل مقالہ یہ ہے کہ بائیو ٹیکنالوجی کی جدت کے راہنما اصول اور اس کے عملی اطلاقات سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ لیا گیا۔ عہد نبوی ﷺ میں سائنسی علوم خصوصاً بائیو ٹیکنالوجی کے متعلق ہمیں جو راہنمائی ملتی ہے اور

ان سے بائیو ٹیکنالوجی کے ذیل میں جو اطلاقی اصول کی نشاندہی ہوتی ہے اس کو یہاں پیش کرنا مقصود ہے۔

مقالہ کے ابتداء تمہیداًمیں سائنس کے میدان میں بائیو ٹیکنالوجی کا مفہوم اور اس کے مختلف اقسام پر روشنی ڈالی گئی ہیں تاکہ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں بائیو ٹیکنالوجی کا جائزہ لینے میں حضرات علماء کرام وفقہاء کے لئے مفید ہوں۔ نیز چند اصولوں اور گزارشات بھی پیش کئے گئے تاکہ اسلامی علوم سے ناواقف جدید سائنسی علوم کے ماہرین کے لئے بھی مفید ہوں۔

مقالہ میں تمہید کے علاوہ دو اہم امور زیر بحث آگئے ہیں۔پہلا سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں بائیو ٹیکنالوجی کا مفہوم ،اس کی اہمیت،اُس زمانے میں اس کی عملی اطلاقات پیش اور پھر بائیو ٹیکنالوجی کی کی عصری اہمیت بیان کی گئی۔اس ذیل میں دو حدیثوں کا اصلاً تحقیقی جائزہ لیا گیااور اس کے ضمن میں ایک اور حدیث کا بھی جائزہ لیا گیا۔ دو احادیث اصالتاًاور ایک فرعاًحدیث کے ضمن میں ہر تین احادیث سے بائیو ٹیکنالوجی سے متعلق راہنما اصول پیش کئے گئے۔

دوسرا بحث کراس بریڈنگ کے حوالے سے ہے۔اس مفہوم پیش کرنے کے بعد اس کے متعلق سیرت طیبہ ﷺ سے ایک مثال حدیث کے ضمن میں بیان کی گئی اور اس سے جدید بائیو ٹیکنالوجی کے لئے راہنما اصول مستنبط کئے گئے ہیں۔

نتائج وسفارشات

اس تحقیق سے درجہ ذیل امور بطور نتائج وسفارشات پیش کی جاتی ہے۔

1. بائیو ٹیکنالوجی میں جینیاتی انجینئرنگ، خلیاتی انجینئرنگ،مائیکروبیالوجی، حیاتیاتی کیمیا،مالیکیولر بائیولوجی جیسے اہم سائنسی شعبوں کا مرکب ہیں۔
2. بائیو ٹیکنالوجی قدیم زمانہ سے چلاآرہاہے۔جو روایتی طور طریقوں پر مبنی تھا۔ظاہر ہے کہ عہد نبوی میں اس کا استعمال بھی روایتی انداز میں ہوتا تھا۔ ہاں عہد نبوی میں ہم اس بائیو ٹیکنالوجی کے استعمال کی روایتی انداز کے بجائے بہتر سے بہتر روایتی اور غیر روایتی انداز اور طریقوں کی متعلق سراغ رسائی کرسکتے ہیں۔
3. سیرت طیبہ ﷺ سے براہ راست کسی بھی جدید سائنسی میدان میں استفادہ کے لئے چار راہنما اصول بیان کئے گئے ہیں۔
4. سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں بائیو ٹیکنالوجی کے میدان میں راہنما اصول کے استنباط کے لئے تین احادیث پیش کئے گئے اور ہر حدیث سے پانچ پانچ اصول مستنبط ہوگئے۔
5. کراس بریڈنگ کے حوالے سے سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں چھے راہنما اصول بیان کئے گئے۔
6. اس مقالہ میں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں بائیو ٹیکنالوجی کی جدت کے لئے کل پندرہ راہنمااصول مستنبط کئے گئے۔
7. بائیو ٹیکنالوجی اور دوسرے سائنسی علوم کے لئے سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں راہنمااصولوں پر مستقل طور پر ایم فل وپی ایچ ڈی سطح پر مستقل کام ہونا چاہئے۔
8. مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ سائنسی علوم کے میدان میں دوسرے ذخیرہ احادیث مزید احادیث تلاش کرنا اور اس کے عصری اطلاقات پیش کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔
9. یہ استقرائی تحقیق وہ حضرات بخوبی کرسکتے ہیں جو اسلامی علوم میں مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ساتھ جدید علوم سے

بھی واقفیت رکھتا ہوں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 Britannica, t. Editors of Encyclopedia, Biotechnology, Encyclopedia of Britannica, http://www.britannica.com/technology/bio. Accessed 20 January 2025.

2 C. W Robinson, Comprehensive Biotechnology, Oxford, London: Pergamon Press, volume:04, page:5

3 Britannica, t. Editors of Encyclopedia, Biotechnology, Encyclopedia of Britannica, http://www.britannica.com/technology/bio. Accessed 20 January 2025.

4 ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ، اسلامی ریاست، لاہور: طیب پبلیشرز، ص: ۱۳۶

Muhammad Hamidullah. Islami Riyasat. Lahore: Tayyib Publishers, p. 136.

5 صحیح البخاری، باب مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ، قاہرہ: دار الشعب ۱۹۸۷ء، حدیث نمبر: ۷۳۱۴

Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Sahih al-Bukhari, Bab: Man Śhabbaha Aslan Maʿluman bi-Aslin Mubayyan Qad Bayyana Allahu Hukmahuma Li-Yufhima as-Saʾila. Cairo: Dar al-Shaʿb, 1987, Hadith no. 7314.

6 صحیح البخاری، باب القائف، حدیث نمبر: ۶۷۷۱

Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Sahih al-Bukhari, Bab: al-Qaʾif, Hadith no. 6771.

Ibn Daqiq al-ʿId. Ihkam al-Ahkam Sharh Umdat al-Ahkam. Muʾassasat al-Risalah, 2005, p. 416.

7 علامہ ابن دقیق العید لکھتے ہیں کہ عرب میں تین قسم کے علوم رائج تھے:

"السیافة والعیافة والقیافة فأما السیافة: فهی شم تراب الأرض لیعلم بها الاستقامة علی الطریق أو الخروج منها وأما العیافة: فهی زجر الطیر والطیرة والتفاؤل بهما وما قارب ذلک. وأما القیافة: فهی اعتبار الأشباه بإلحاق الأنساب"

(إحکام الأحکام شرح عمدة الأحکام، ص ۴۱۷)

Ibn Daqiq al-ʿId. Ihkam al-Ahkam Sharh Umdat al-Ahkam, p. 417.

8 ابن دقیق العید، إحکام الأحکام شرح عمدة الأحکام، موسسہ الرسالہ، ۲۰۰۵ء، ص ۴۱۶

Ibn Daqiq al-ʿId. Ihkam al-Ahkam Sharh Umdat al-Ahkam, p. 416.

9 إحکام الأحکام شرح عمدة الأحکام، ص ۴۱۷

Ibn Daqiq al-ʿId. Ihkam al-Ahkam Sharh Umdat al-Ahkam, p. 417.

10 دیکھئے سورۃ الاسراء: ۷۰

The Holy Qur'an, Surah al-Isra, 70

11 زین العابدین بن ابراہیم بن نجیم، الأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ، بیروت: دار الکتب العلمیہ ۱۹۸۰ء، ص ۲۸

Zayn al-Abidin ibn Ibrahim ibn Nujaym. al-Ashbah wa al-Nazaʾir. Beirut: Dar al-Kutub al-

ʿIlmiyyah, 1980, p. 28.

12علامہ ابن عاشورؒ تغییر لخلق اللہ کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:
"ویدخل فی معنی تغییر خلق اللہ وضع المخلوقات فی غیر ما خلقها اللہ لہ، وذلک من الضلالات الخرافیة. کجعل الکواکب آلهة، وجعل الکسوفات والخسوفات دلائل علی إحوال الناس. ویدخل فیہ تسویل الإعراض عن دین الإسلام، الذی ھو دین الفطرة، والفطرة خلق اللہ؛ فالعدول عن الإسلام إلی غیرہ تغییر لخلق اللہ. ولیس من تغییر خلق اللہ التصرف فی المخلوقات بما إذن اللہ فیہ ولا ما یدخل فی معنی الحسن" (التونسی، محمد طاہر بن محمد ابن عاشورؒ، التحریر والتنویر، بیروت: موسسۃ اللغۃ العربی ۲۰۰۰ء، ج: ۴، ص: ۲۵۸)
Muhammad Tahir ibn Muhammad ibn Ashur. al-Tahrir wa al-Tanwir. Beirut: Muʾassasat al-Lughah al-ʿArabiyyah, 2000, Vol. 4, p. 258.

13 صحیح البخاری، باب تفسیر المشبہات، حدیث نمبر: ۲۰۵۳
Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Sahih al-Bukhari, Bab: Tafsir al-Mushabbihat, Hadith no. 2053.

14 صحیح البخاری، باب تفسیر المشبہات، حدیث نمبر: ۲۰۵۳
Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Sahih al-Bukhari, Bab: Tafsir al-Mushabbihat, Hadith no. 2053.

15إحکام الأحکام شرح عمدة الأحکام، ص۴۱۶
Ibn Daqiq al-ʿId. Ihkam al-Ahkam Sharh Umdat al-Ahkam, p. 416.

16البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ، باب کراہیۃ انزاء الحمر علی الخیل، حیدر آباد مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ ۱۳۴۴ھ، حدیث نمبر: ۲۰۲۸۰۔ سنن ابی داؤد، باب قدر القراۃ فی صلاۃ الظہر والعصر، حدیث نمبر: ۸۰۸
Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad ibn al-Husayn. al-Sunan al-Kubra, Bab: Karahiyyat Inzaʾ al-Humur ʿala al-Khayl. Hyderabad: Majlis Daʾirat al-Maʿarif al-Nizamiyyah, 1344H, Hadith no. 20280.
Abu Dawud, Sulayman ibn al-Ashʿath. Sunan Abi Dawud, Bab: Qadr al-Qiraʾah fi Salat al-Zuhr wa al-ʿAsr, Hadith no. 808.

17 پالن پوری، مفتی سعید احمد، تحفۃ الالمعی، کراچی زمزم پبلیشرز ۲۰۱۱، ج: ۴، ص: ۶۱۸
Mufti Saeed Ahmad Palanpuri. Tuhfat al-Almaʿi. Karachi: Zamzam Publishers, 2011, Vol. 4, p. 618.

18المبارک پوری، محمد بن عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم، تحفۃ الاحوذی، مکتبہ وسن اشاعت ندارد، ج: ۴، ص: ۳۸۴
Muhammad ibn Abd al-Rahman ibn Abd al-Rahim Mubarakpuri. Tuhfat al-Ahwazi. [Maktabah wa San Nashr, n.d.], Vol. 4, p. 384.